واعظ الجمعة
اسلام اور یورپ کے تناظر میں
عورت کی آزادی
پیشکش
ادارہ اہل سنت کراچی
مدیر
مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مولانا عبد الرشید ہمایوں المدنی
مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

اسلام اور یورپ کے تناظر میں عورت کی آزادی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرشید ہمایوں المدنی

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

اسلام اور یورپ کے تناظر میں عورت کی آزادی

الحمد لله ربِّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ عَلَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

اسلام کی آمد سے قبل عورت کی حالتِ زار

برادرانِ اسلام! اسلام کی آمد سے قبل، انسانیت ظلم وستم کی چکّی میں پِس رہی تھی، ہر طرف جہالت کا گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا، قتل وغارتگری کا بازار خوب گرم تھا، کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہیں تھا۔ ایسے حالات میں مُعاشرے کی کمزور ترین صِنف عورت بھی محفوظ نہیں تھی، جہالت کے اُس دَور میں عورت کی حیثیت جنسی تسکین کے سامان سے زیادہ نہیں تھی، مظلوم عورت کئی لوگوں کی راحت کا سامان بننے پر مجبور ہوتی۔

صرف یہی نہیں، بچہ پیدا ہونے کی صورت میں، بچے کے باپ کی تعیین کا طریقہ بھی بڑا عجیب تھا، بچے کی ماں یا کوئی ماہر قیافہ شناس، عورت اپنے نومولود بچے کے اعضاء اور شکل وصورت وغیرہ دیکھ کر، جس مرد کی طرف اشارہ کرتی، وہی اس بچے کا باپ تصوّر کر لیا جاتا۔ اسی طرح ایّامِ ماہواری میں بھی، عورت کے ساتھ انتہائی توہین آمیز سُلوک برتا جاتا، عورت کو مارنا پیٹنا، اسے اپنے جوتے کی نوک برابر سمجھنا، اور اکثر وبیشتر مُعاملات میں اس کی حق تلفی کر کے، اپنی انا کو تسکین پہنچانا، مرد کی شان تصوّر کی جاتی، بحیثیت ماں، بیوی، بیٹی اور بہن، عورت کا کوئی معزّز مقام ومرتبہ نہیں تھا۔

عزیزانِ مَن! دَورِ جاہلیت میں خواتین کو، بہت حقیر درجہ کا حامل خیال کیا جاتا تھا، کسی کے گھر بیٹی کی ولادت نہایت ہی معیوب بات سمجھتی جاتی تھی، اس بچی کا والد مارے شرم کے، دن بھر لوگوں سے منہ چھپائے پھرتا رہتا۔ قرآنِ پاک میں دَورِ جاہلیت کے اس منظر کی عکّاسی یوں کی گئی ہے: ﴿وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ ۚ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ﴾[۱] "جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے، تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے، اور وہ غصّہ کھاتا ہے،

---

(۱) پ۱٤، النحل: ۵۸، ۵۹.

لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے، اس بِشارت کی برائی کے سبب، کیا اسے ذِلّت کے ساتھ رکھے گا؟ یا اسے مٹی میں دَبادے گا؟ ارے بہت ہی برا حکم لگاتے ہیں!"۔

میرے عزیز بھائیو! ذرا سوچیے کہ جو مُعاشرہ اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کرتا ہو، وہ عورت کو کوئی معزّز مقام ومرتبہ کیسے دیتا؟ الغرض کفر وشرک کی گرد سے اَٹے اس مُعاشرے میں کوئی بھی شخص، کمزور، بے بس اور مظلوم عورت کی داد رسی، اور اُس کے حق میں آواز بلند کرنے کے لیے تیار نہیں تھا، ایسے دگرگوں حالات میں، اسلام کا سورج طلوع ہوتا ہے، ظلم وستم کے بادل چھٹ جاتے ہیں، اور مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ عورت کو عزّت واحترام کے اس بلند مقام پر لا کھڑا کرتے ہیں، جس کا دَورِ جاہلیت میں کسی عورت نے تصوّر بھی نہ کیا ہوگا۔

آزادئ نسواں کا مغربی نظریہ اور اُس کی حقیقت

عزیزانِ گرامی قدر! دینِ اسلام نے عورت کو بحیثیت ماں، بہن، بیوی اور بیٹی جس قدر عزّت واحترام سے نوازا، اُس کی مثال دنیا کا کوئی مذہب، ملک، جُمہوریت، یا حقوقِ نسواں کے لیے کام کرنے والی این۔ جی۔ اوز (NGOs) تا قیامت پیش نہیں کرسکتیں۔ آج نام نہاد ترقی یافتہ یورپی ممالک، آزادئ نسواں کا ڈھنڈورا پیٹتے نہیں تھکتے، اس کی آڑ میں اسلامی تعلیمات پر تنقید کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے، جبکہ مغرب جسے آزادئ نسواں گردانتا ہے، وہ ہمارے نزدیک فحاشی وبے حیائی ہے۔ اللہ رب العزّت مسلمانوں کو اس سے آگاہی دیتے ہوئے، اس کی ممانعت پہلے ہی فرما چکا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ

اَلْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾[1] "وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے، اُن کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے، اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے!"۔

عزیزانِ گرامی! اگر آپ بنظرِ غائر دَورِ جاہلیت، اور یورپ کے موجودہ طرزِ زندگی کا جائزہ لیں، تو آپ پر یہ حقیقت یکدم آشکار ہو جائے گی، کہ یورپی طرزِ زندگی، دَورِ جاہلیت ہی کی ایک جدید شکل ہے، دَورِ جاہلیت میں عورت ظلم وستم کی چکّی میں پِس رہی تھی، اسی طرح آج یورپی تہذیب وتمدّن، اَخلاقیات اور اَحکامِ شریعت سے آزادی کا لالچ دے کر، مُعاشرتی ذلّت سے دوچار کر رہا ہے، دَورِ جاہلیت نے عورت کی سانسوں کی مالا توڑی، تو یورپ کی جدید جاہلیت نے اُسے ہر میدان میں مَردوں کے شانہ بشانہ چلنے کی ترغیب دی، اُسے کام کاج اور نوکری کے نام پر گھر کی چار دیواری سے نکال کر، ڈانس کلبوں اور جسم فروشی کے اڈّوں تک پہنچادیا، فیشن کے نام پر اس کی عزّت، عصمت اور حیا کی چادر تار تار کر کے رکھ دی، جو عورت اپنی صنفی نزاکت کے سبب مرد (شوہر) کے لیے راحت وآرام اور چین وسکون کا سبب تھی، آج یورپ نے اسے کام کاج کی مشین بنا کر، اس سے اس کی نزاکت چھین لی، اور اسے کئی کئی مَردوں کی ہوس کا شکار بنا کر رکھ دیا۔

---

(۱) پ۱۸، النور: ۱۹.

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! یورپی ممالک، عورت کی آزادی، اس کی عزّت، احترام اور حقوق کی خاطر نہیں چاہتے، بلکہ اسے آزادئ نسواں کے نام پر فحاشی وبے حیائی کے دلدل میں دھکیل کر، عورت کی عزّت وعصمت اور حرمت کو پامال کرنا چاہتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ وہ ایک طرف تو عورتوں کے حقوق، اُن کی مُعاشرتی آزادی اور عزّت واحترام کی بات کرتا ہے، تو دوسری طرف یہی لوگ اپنے شراب نوشی اور زِنا کے اڈّے چلانے کے لیے، ہر سال دنیا بھر سے ہزاروں عورتوں کی خرید وفروخت کا مکروہ دھندہ بھی کرتے ہیں، اور ان کے نزدیک یہ کوئی معیوب عمل بھی نہیں ہے، بلکہ وہ اسے بھی ایک قسم کی تجارت ہی خیال کرتے ہیں۔

افسوس! شراب وزِنا کی یہ دونوں لعنتیں اور برائیاں، اب اسلامی ممالک میں بھی عام ہوتی جا رہی ہیں، یاد رکھیے! شراب نوشی گناہِ کبیرہ، حرام کاری اور جہنم میں لے جانے والا شیطانی کام ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾[1] "اے ایمان والو! شراب، جُوا، بُت اور جُوئے کے تیر چلانا ناپاک ہی ہیں، شیطانی کام ہیں، تو اِن سے بچتے رہنا؛ تاکہ تم فلاح پاؤ!"۔

---

(۱) پ۷، المائدۃ: ۹۰.

رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَعَنَ اللهُ الْخَمْرَ، وَشَارِبَهَا، وَسَاقِيَهَا، وَبَائِعَهَا، وَمُبْتَاعَهَا، وَعَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ»[1] "اللہ تعالی نے لعنت فرمائی، شراب پر، اُسے پینے والے پر، پلانے والے پر، بیچنے والے پر، خریدنے والے پر، اسے بنانے اور بنوانے والے پر، اسے اُٹھانے والے پر اور اس پر جس کے لیے اُٹھائی جائے"۔

اسی طرح زِنا کی حرمت بیان کرتے ہوئے اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا﴾[2] "بدکاری کے پاس مت جاؤ! یقیناً وہ بے حیائی اور بہت ہی بُرا راستہ ہے"۔

میرے بھائیو! یورپ ہمیں فحاشی و بے حیائی کے دلدل میں دھکیلنا چاہتا ہے، آزادئ نسواں کے لیے "میرا جسم، میری مرضی" جیسے نعرے ان کے خطرناک عزائم کی عکّاسی کرتے ہیں، مشرق و مغرب کی ہر عورت کو یہ معلوم ہونا چاہیے، کہ یہ نعرہ اُن کی عزّت واحترام اور آزادی کے لیے نہیں، بلکہ فحاشی و عُریانیت کے کاروبار کو ترقی دینے کے لیے بلند کیا جارہا ہے، یہی وجہ ہے کہ آج اُن کا کوئی بھی تجارتی اشتہار، عورت کے وجود سے خالی نہیں ہوتا، آپ کسی بھی دفتر، دکان یا فیکٹری میں چلے جائیے، تقریباً ہر

---

(١) "سنن أبي داود" باب العصير للخمر، ر: ٣٦٧٤، صـ٥٢٧.

(٢) پ١٥، بني إسرائيل: ٣٢.

جگہ گاہکوں (Customers) کو متوجہ کرنے، اور ان کا دل لُبھانے کے لیے، نوجوان لڑکیوں کو نیم برہنہ لباس میں کھڑا کردیا جاتا ہے، گویا عورت نہ ہوئی، ایک شوپیس (Show Piece) ہوکر رہ گئی، جب چاہا، جہاں چاہا، کھڑا کرکے مال بنالیا۔

یورپ میں ایسی عورتوں کو جنسی طور پر کتنا ہراساں اور پریشان کیا جاتا ہے؟ اس کا اندازہ یورپی ممالک میں عورتوں کے ساتھ ہونے والی، جنسی زیادتیوں اور قتل کے واقعات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے!۔

یورپ میں آزادئ نسواں اور اس کے نتائج

عزیزانِ محترم! یورپ جس آزادئ نسواں کی بات کرتا ہے، اس کے بھیانک اور تباہ کن نتائج، ہر سال ہزاروں خواتین کے ساتھ جنسی زیادتی، مار پیٹ، تشدّد اور اُن کے قتل کی صورت میں دنیا کے سامنے آرہے ہیں، اس نام نہاد آزادی کے سبب آج یورپ میں عورت کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے، ایسا تو شاید دَورِ جاہلیت کی کسی عورت کے ساتھ بھی نہ ہوا ہوگا۔

یورپی شماریاتی آفس "یورو اسٹیٹ" کی سال ۲۰۱۷ء کے اَعداد وشمار سے تیار کردہ رپورٹ کے مطابق: "یورپی یونین کے رکن ممالک میں سے فرانس، جرمنی اور برطانیہ میں، عورتوں کے قتل کی شرح سب سے بلند رہی، اور ان میں بھی فرانس پہلے نمبر پر رہا۔ فرانس میں ایک سال کے دوران ۶۰۱ عورتوں کو قتل کردیا گیا، اور برطانیہ میں ہر تین ۳ میں سے ایک عورت کو تشدّد کا نشانہ بنایا گیا۔ جرمنی میں ۳۸۰،

برطانیہ میں ۲۲۷ اور اسپین میں ۱۱۳۳ عورتیں مَردوں کے ہاتھوں قتل ہوئیں۔ اٹلی میں سال ۲۰۱۸ء کے دَوران قتل ہونے والی عورتوں کی تعداد ۱۴۲ رہی"[1]۔

ترکی کی قومی اسمبلی کے **"عورت مرد مُساوی مَواقع کمیشن"** کی رپورٹ کے مطابق: "یورپی یونین ممالک میں، ۱۵ سال سے بڑی ہر تین ۳ عورتوں میں سے ایک، مَردوں کے ہاتھوں جسمانی یا جنسی تشدّد کا سامنا کررہی ہے"[2]۔

اسی طرح معروف ویب سائٹ **"انڈیپنڈنٹ اردو"** کے مطابق: "ہَنگری کی یونیورسٹیز کے دو ہزار طلبہ وطالبات سے کیے گئے انٹریوز، اور سوال ناموں کے نتائج یہ ظاہر کرتے ہیں، کہ اس آزادی واختلاط کے ماحول میں، ۳۳ فیصد طالبات کو جنسی ہَراسانی کا سامنا، اور ۱۶ فیصد طالبات کو جنسی تشدّد کا نشانہ بننا پڑا۔ یہی صورتِ حال رومانیہ، جرمنی، پولینڈ، ڈِنمارک میں پائی جاتی ہے۔ جرمنی میں خواتین پر جنسی تشدّد اور ہَراسانی کی شرح ۵۸ فیصد ہے، جبکہ پولینڈ میں ایک تحقیقی جائزہ میں حصہ لینے والی، ۴۵۱ خواتین میں سے ۸۸ فیصد پندرہ ۱۵ سال کی عمر کے بعد، کسی نہ کسی شکل میں جنسی ہَراسانی اور تشدّد کا شکار رہیں۔ ہالینڈ میں ہَراسانی کے حوالہ سے گیارہ سو خواتین سے جمع کردہ معلومات کی روشنی میں، دن کی روشنی میں گلیوں اور بازاروں میں ۹۴ فیصد خواتین ہَراساں کی گئیں۔

---

(۱) "یوروااسٹیٹ رپورٹ، برائے سال ۲۰۱۷ء": https://www.trt.net.tr/

(۲) "عورت مرد مُساوی مَواقع کمیشن رپورٹ": https://www.trt.net.tr/

خواتین کے ساتھ یہ تفریقی رویہ، ایسے حالات میں اختیار کیا گیا ہے، جب خواتین کی یکساں نمائندگی کے اصول کی بنا پر، یورپی پارلیمنٹ میں خواتین کی تعداد ۳۸ فیصد ہے، اور خواتین یورپی ممالک کے کسی شہر کی انتظامیہ یا عدلیہ میں، ۳۳فیصد تک نمائندگی رکھتی ہیں، لیکن ان تمام مقامات پر خواتین کی نمائندگی کے باوجود، مُعاشرے، تعلیمی مراکز، اور کاروباری اور پیشہ وارانہ اداروں میں، نہ انہیں تحفظ ملا، نہ عزّت واحترام، حتی کہ سیاسی میدان میں قیادت کے مقام تک پہنچنے والی خواتین کو بھی، یورپ اور امریکہ کی حد تک جنسی ہَراسانی اور تضحیک کا نشانہ بنناپڑتا ہے۔ اَعداد وشمار بتاتے ہیں کہ ایسی خواتین کی ۲۵ فیصد آبادی، جنسی حملوں کا نہ صرف شکار رہیں، بلکہ بعض اوقات جسمانی تشدّد کا بھی شکار ہوئیں۔ قانون کی نگاہ میں صنفی مُساوات کے باوجود، ہر شعبہ میں خواتین تعصب، تفریق اور استحصال کا شکار ہیں"[1]۔

دینِ اسلام میں عورت کی آزادی اور اُس کے فوائد

حضراتِ محترم! یورپی فکر کے مقابل، اسلامی نظامِ زندگی میں، ایک مسلمان خاتون کو جس قدر آزادی اور اختیار حاصل ہے، یورپ میں اس کا عُشرِ عشیر بھی نہیں۔ ہر مسلمان عورت چاہے وہ شادی شدہ ہو، یا غیر شادی شدہ، امیر ہو یا غریب، بالغہ ہو یا نابالغہ، وہ ہر طرح کی فکرِ کسب ومُعاش سے آزاد ہے، اُسے اپنا گھر بار چلانے، بال بچوں کو پالنے، اور تعلیمی اِخراجات پورے کرنے کے لیے، آدھی آدھی رات تک یورپین

(۱) https://www.independenturdu.com

عورتوں کی طرح کام کاج نہیں کرنا پڑتا، بلکہ اُسے یہ حکم ہے کہ گھر میں آرام وسکون سے رہے، اور ان اِخراجات کا انتظام اُس کا باپ، بھائی، شوہر یا بیٹا کرے گا۔

میرے عزیز! اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے، جس میں ایک عورت کی کفالت، یعنی کھانے پینے، رہائش، علاج مُعالجہ اور تعلیم وغیرہ کی ذمہ داری کے لیے، چار ۴ چار ۴ مرد موجود رہتے ہیں، اگر نابالغ ہے تو اس کی پرورش باپ کے ذمہ ہے، باپ نہ رہے تو بھائی اس ذمہ داری کو نبھاتا ہے، جب شادی ہو جائے تو کفالت کا ذمّہ شوہر پر ہے، اور اگر خدانخواستہ باپ، بھائی اور شوہر تینوں وفات پا جائیں، تو اب یہ فریضہ بیٹا انجام دیتا ہے، اور اگر بالفرض وہ بھی نہ رہے، تو اسلام اَخلاقی طَور پر بیوہ عورت سے نکاح کر کے، اسے سہارا دینے کی تعلیم دیتا ہے، خود حضور نبیٔ کریم ﷺ نے بیوہ ومطلّقہ خواتین سے شادی کر کے، انہیں **"امّہات المؤمنین"** کے بلند مقام ومرتبہ سے نوازا۔

اس کے علاوہ ایک مسلمان عورت کو، جتنا لاڈ پیار اور عزّت واحترام ملتا ہے، وہ یورپی آزادیٔ نسواں کی دلدادہ خاتون کو نصیب نہیں ہو سکتا، اسلامی مُعاشرے میں عورت جب چھوٹی بچی ہوتی ہے، تو باپ اور بھائیوں کا سارا پیار اور محبت اُسے ملتا ہے، مسلمان باپ اپنے بیٹوں کی نسبت، بیٹیوں سے زیادہ پیار کرتے ہیں، بھائی اپنی بہنوں پر جان نچھاوَر کرتے ہیں، ان کی عزّت کے مُحافظ ہوتے ہیں، لہٰذا اُسے مُعاشرے میں کسی طرح کا خوف محسوس نہیں ہوتا؛ کیونکہ اُسے یہ معلوم ہے کہ اس کے بھائی اس کی طرف اٹھنے والی ہر میلی نگاہ کو پھوڑ دیں گے۔ شادی کے بعد اس کا شوہر اُس کے ناز

نخرے اٹھاتا اور خیال رکھتا ہے، اس کی چھوٹی بڑی ہر خواہش پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے، مسلمان خاتون کے بڑھاپے میں اولاد اس کی خدمت پر مامور ہوتی ہے۔

الغرض زندگی کے کسی بھی موڑ پر، مسلمان عورت اکیلی نہیں، جبکہ اس کے برعکس یورپی مُعاشرے میں پلنے بڑھنے والی عورت بڑی مظلوم ہوتی ہے، بچپن میں ماں باپ کی شفقت سے محروم ہوتی ہے؛ کیونکہ ماں اور باپ دونوں کام کاج اور دفتری مصروفیات کے سبب، بچوں کو ٹھیک سے وقت نہیں دے پاتے، شادی ہو جائے تو گھریلو اِخراجات کے نصف حصے کی ادائیگی بیوی کے ذمّہ بھی ہوتی ہے۔ شُترِ بے مُہار جیسی جنسی آزادی کے باعث، عورت اپنے بوائے فرینڈ اور مرد اپنی گرل فرینڈ کو زیادہ اہمیت دیتا ہے، ناجائز تعلقات رکھتا ہے، اور اپنی بیوی کو اس کے مقام و مرتبہ کی حیثیت کے مطابق وقت اور توجہ نہیں دیتا، جس کے سبب میاں بیوی کا رشتہ ناچاقیوں کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے، اور پھر نَوبت طلاق تک پہنچ جاتی ہے، علیحدگی کی صورت میں اگر بچے بھی ساتھ ہوں، تو یورپی عورت اپنی اور ان بچوں کی کفالت کی خاطر، ہر صحیح و غلط کام کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہے، جبکہ بڑھاپے میں وہی اولاد، اس ماں کو مرنے کے لیے، اولڈ ہاؤسز (Old Houses) میں چھوڑ کر، دنیا کی رنگینیوں میں کھو جاتی ہے۔

اسلام اور عورت کا اَخلاقی، مالی اور مُعاشرتی تحفظ

حضراتِ ذی وقار! یورپ کے مقابلے میں، دینِ اسلام عورت کو اَخلاقی، مالی اور مُعاشرتی طور پر کتنا تحفظ فراہم کرتا، اسے کس قدر عزّت و احترام سے نوازتا ہے، اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے، کہ اللہ ربّ العزّت نے قرآنِ

پاک میں، ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کا حکم دیتے ہوئے، ماں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کی خاص طور پر الگ سے تاکید بیان فرمائی، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا﴾[1] "ہم نے آدمی کو تاکید کی، اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کی، اسے پیٹ میں رکھے رہی اس کی ماں، تکلیف سے، اور اسے جنا بھی تکلیف سے"۔

دینِ اسلام میں عورت کو بحیثیتِ ماں، کیا مقام ومرتبہ اور ادب واحترام حاصل ہے، اس سے متعلق ایک روایت میں ہے، کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آکر عرض گزار ہوا: یا رسولَ اللہ! میری طرف سے سب سے زیادہ بھلائی کا حقدار کون ہے؟ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «أُمُّكَ» "تمہاری ماں"، اُس نے عرض کی: (پھر) کون؟ رسولِ محتشم ﷺ نے فرمایا: «[ثُمَّ] أُمُّكَ» "(پھر بھی) تمہاری ماں"، اُس نے کہا: پھر کون؟ رسولِ مکرّم ﷺ نے فرمایا: «[ثُمَّ] أُمُّكَ» "(پھر بھی) تمہاری ماں" وہ عرض کرنے لگا: پھر کون؟ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: «ثُمَّ أَبُوكَ»[2] "پھر تمہارا باپ" اس بات کا زیادہ حقدار ہے، کہ تم اُس سے حسنِ سُلوک کرو!۔

(۱) پ٢٦، الأحقاف: ١٥.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، ر: ٥٩٧١، صـ١٠٤٥.

اسی طرح ایک اَور حدیثِ پاک میں بیویوں کے حقوق کی رعایت پر تاکید کرتے ہوئے، سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «اتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ؛ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ، ...وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ»[1] "خواتین کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! تم نے انہیں اللہ تعالی کی امان میں لیا، اُن کی شرمگاہوں کو اللہ تعالی کے کلمہ کی بدَولت اپنے لیے حلال کیا ... تم پر اُن کو ان کا کھانا اور کپڑے مہیا کرنا لازم ہے!"۔

بیٹی کے رُوپ میں بھی دینِ اسلام ایک عورت کے ساتھ حُسنِ سُلوک، اور باعتبارِ صِنف بیٹوں کو بیٹیوں پر ترجیح نہ دینے کی تلقین کرتا ہے، محسنِ انسانیت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثَى فَلَمْ يَئِدْهَا، وَلَمْ يُهِنْهَا، وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا -قَالَ: يَعْنِي الذُّكُورَ- أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ»[2] "جس شخص کے ہاں بچی پیدا ہوئی، اور اُس نے جاہلیت کے طریقے پر اسے زندہ درگور نہیں کیا، اور نہ اُسے حقیر و ذلیل سمجھا، اور نہ لڑکوں کو اس کے مقابلے میں ترجیح دی، تو اللہ تعالی اس شخص کو جنّت میں داخل فرمائے گا"۔

---

(۱) "صحيح مسلم" باب حَجَّة النَّبِيّ ﷺ، ر: ۲۹۵۰، صـ۵۱۵.

(۲) "سنن أبي داود" باب في فضل من عال يتامى، ر: ۵۱٤٦، صـ۷۲۳.

ایک اَور مقام پر ام المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهُ سِتْراً مِنَ النَّارِ»[1] "جو بیٹیاں دے کر آزمایا جائے، پھر اُن کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے، تو وہ بیٹیاں اپنے اس باپ کے لیے جہنم کی آگ سے ڈھال بن جائیں گی!"۔

میرا جسم، میری مرضی

حضراتِ ذی وقار! عورت کام کاج اور محنت مَشقّت کے لیے نہیں، بلکہ گھر کی زینت کے لیے پیدا کی گئی ہے، وہ گھر کی ملکہ ہے، اس کا کام گھر کا نظم ونسق چلانا، صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا، بچوں کی دیکھ بھال کرنا، اور اپنی زیب وزینت کا خیال رکھنا ہے۔ جبکہ گھر کے تمام افراد کی کفالت کا ذمّہ مرد پر ہے، دن بھر کی مَشقّت کے بعد شام کو جب مرد گھر واپس لَوٹے، تو عورت کو یہ حکم ہے کہ خاوند کا خوشدلی سے استقبال کرے، اس کے منہ ہاتھ دھلائے، اور اُسے کھانا وغیرہ پیش کرے۔

اس کے برعکس یورپی کلچر میں کفالت کی جتنی ذمّہ داری ایک مرد کی ہوتی ہے، اتنی ہی ذمّہ داری عورت کی بھی ہے، یہی وجہ ہے کہ دن بھر کام کاج کے سلسلہ میں گھر سے باہر رہنے والی، یورپی عورت جب شام کو گھر واپس لَوٹتی ہے، تو وہ اس

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب البرّ والصلة والأدب، ر: ٦٦٩٣، صـ١١٤٦.

قابل نہیں ہوتی کہ اپنے شوہر یا بچوں کے لیے وقت نکال سکے، ان کے لیے کھانا تیار کر سکے، یا بچوں کی تعلیم و تربیت پر توجہ دے سکے، انھی وُجوہات کی بِناء پر یورپ میں خانگی مسائل اور طلاق کی شرح میں خطرناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔

میرے عزیزو! غربت واِفلاس کے باوجود خوشحال اور محبت بھری زندگی گزارنے والے مسلمانوں پر یورپ حیران و پریشان ہے، وہ لوگ اس مُعاملہ میں مسلمانوں سے حسد کرتے ہیں، آزادئ نسواں کے نام پر ہمارے فیملی سسٹم کو تباہ و برباد کر دینا چاہتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ وہ ورلڈ بینک (World Bank) اور آئی، ایم، ایف (IMF) کی صورت میں ہمارے سالانہ بجٹ، اور مُعاشی پالیسیوں پر اثر انداز ہو کر، مَن مانے ٹیکس لاگو کرواتے ہیں؛ تاکہ ہر طرف غربت اور مہنگائی ہو، اور گھریلو اِخراجات پورے نہ پڑنے کے سبب، مجبوراً گھر کے سبھی افراد، ماں ہو یا باپ، بیٹا ہو یا بیٹی، کام کاج کے نام پر گھر سے باہر نکلیں، ماں بیٹے میں اور باپ بیٹی کے مابین کوئی امتیاز یا شرم وحیا باقی نہ رہے، مُعاشرہ مادر پدر آزادی کی راہ پر چل پڑے، بچوں پر ماں کی صورت میں تربیت و نگہبانی کا سسٹم ختم ہو جائے، انہیں کوئی روکنے ٹوکنے والا نہ ہو، اور یہ شرم وحیا کی پیکر مسلمان خواتین سے آزادئ نسواں کے نام پر فحاشی و عُریانیت پر مبنی "میرا جسم، میری مرضی" جیسے غلیظ ایجنڈے کی تکمیل کروا سکیں!!۔

در اصل یہ لوگ عورت کی آزادی نہیں چاہتے، بلکہ عورت تک پہنچنے کے لیے اپنی مادر پدر آزادی چاہتے ہیں!!۔

عورت کا مقصدِ تخلیق

عزیزانِ محترم! اللہ رب العالمین نے مرد کو عورت کی نسبت جسمانی طور پر طاقتور بنایا ہے؛ تاکہ وہ مشقّت اور محنت مزدوری کر سکے، جبکہ عورت کا صِنفِ نازک ہونا ہی اس بات پر دلیل ہے، کہ وہ مَردوں کی طرح بھاری کام کاج کے لیے پیدا نہیں کی گئی، بلکہ اُسے یہ حکم ہے کہ وہ شان وشوکت کے ساتھ اپنے گھر میں رہے، پنج وقتہ نماز ادا کرے، اپنی عزّت وعصمت کی حفاظت کرے، اپنے بال بچوں اور گھر کی دیکھ بھال کرے، اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے، جب وہ کام کاج کی تھکن سے چُور ہو کر واپس گھر لَوٹے، تو اس کا خوش دلی سے استقبال کرے، اُسے راحت وآرام پہنچانے کی پوری کوشش کرے؛ تاکہ وہ ہر دنیاوی فکر وغم سے آزاد ہو کر ذہنی طور پر مطمئن اور پُرسکون رہے۔

خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ عورت کا مقصدِ تخلیق بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ﴾[1] "اُس (اللہ عَزَّوَجَلَّ) کی نشانیوں میں سے ہے، کہ اُس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے؛ تاکہ اُن سے آرام پاؤ، اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی، یقیناً اس میں دھیان کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں!"۔

---

(۱) پ۲۱، الروم: ۲۱.

ایک اَور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا﴾[1] "وہی اللہ ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اُسی میں سے اُس کا جوڑا بنایا؛ تاکہ وہ اُس سے چین پائے"۔ یعنی مرد عورت کی طرف سے محبت واُلفت پاکر چین وسکون میں رہتا ہے، جب آدمی گھر لَوٹتا ہے توگھر کے پُرسکون ماحول کی بدَولت،اُس کے دن بھر کی تھکن دُور ہوجاتی ہے۔

حرفِ اخیر

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! دینِ اسلام مسلمان عورت کو اپنی عزّت، عصمت اور وقار کو برقرار رکھنے، اور اسے مُعاشرے کی بُری نگاہوں سے بچانے کے لیے، اسے مَرد وزَن کے اختلاط سے بچنے کا حکم دیتا ہے؛ تاکہ گلی کوچے کے لوگ اسے ہَوِسناک نظروں سے نہ دیکھ پائیں۔ لیکن افسوس صد افسوس! کہ یورپی تہذیب کے دِلداہ بعض مسلمان، اہلِ یورپ کی اندھی تقلید میں، اپنا وقار اور حقیقی پہچان کھورہے ہیں، اسلامی تعلیمات اب انہیں اپنی ترقی کی راہ میں حائل، سب سے بڑی رکاوَٹ محسوس ہو رہی ہیں، خاص طور پر "میرا جسم، میری مرضی" گروہ سے تعلق رکھنے والی وہ خواتین، جو اسلامی تعلیمات کو اپنے پیروں کی نہ صرف بیڑی سمجھتی ہیں، بلکہ ان حدود کو توڑ کر باہر نکلنا پسند کرتی ہیں، صرف یہی نہیں بلکہ دوسروں

---

(١) پ٩، الأعراف: ١٨٩.

کو بھی فحاشی و بے حیائی کے اس مکروہ کھیل میں شامل کرنا چاہتی ہیں۔ ایسی عورتیں خواتینِ اسلام کے تقدّس کو پامال کر رہی ہیں؛ لہٰذا اس سے پہلے کہ یہ بدبودار طوفانِ بدتمیزی وبدتہذیبی ہمارے گھروں تک پہنچے، ہمیں اس کی روک تھام کے لیے عملاً کچھ اِقدامات کرنے ہوں گے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے گھر والوں، نیز آس پاس کے ماحول کو، صوم و صلاۃ کا پابند بنانے کے ساتھ ساتھ، پردے (حجاب) کی تلقین بھی کرے، اور اس کی اہمیت واِفادیت سے آگاہ کرے۔ اللہ کریم ہمیں اَحکامِ شرعیہ کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق دے، اور یورپ کے آزادیٔ نسواں جیسے دلفریب نعروں کے شر سے محفوظ رکھے، آمین!۔

دعا

اے اللہ! ہمارے قَول وعمل میں شرم وحیا نصیب فرما، بے حیائی و بے شرمی سے محفوظ فرما، ہماری خواتین کو نیک سیرت، باپردہ بنا اور باکردار بنائے رکھ، ہمیں خواتین کے حقوق کی ادائیگی کی توفیق عطا فرما، ان میں سستی و کاہلی سے بچا۔ ہمیں تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی، بحُسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوشی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی

وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

الٰہی! تمام مسلمانوں کی جان، مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، جن مصائب وآلام کا انہیں سامنا ہے، ان سے نَجات عطا فرما۔ ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی

زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے ہمیں وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.